مختصر خلاصۂ مضامینِ قرآن

پارہ ۲۶ تا ۲۸

انجمن خدام القرآن سندھ کراچی رجسٹرڈ

ای میل: info@quranacademy.com

ویب سائٹ: www.quranacademy.com

مختصر خلاصہ ٔ مضامینِ قرآن

چھبیسواں پارہ

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ﴿﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴿﴾

حٰمٓ ﴿﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿﴾ (الاحقاف:۱تا۲)

چھبیسویں پارے میں سورۂ احقاف تا سورۂ ق پانچ مکمل سورتیں اور سورۂ ذاریات کا پہلا رکوع شامل ہے۔

سورۂ احقاف

عقائد اور اعمال کی اصلاح کا مؤثر بیان

رکوع ۱...... آیات ۱ تا ۱۰

روزِ قیامت مشرکین کے معبود اُن کے دشمن ہوں گے

سورہ ٔ احقاف کے پہلے رکوع میں بیان ہوا کہ اللہ نے انتہائی وسیع اور با مقصد کائنات تخلیق کی ہے۔ جن ہستیوں کو اللہ کے ساتھ شریک کیا جاتا ہے، کیا اُنہوں نے بھی کچھ بنایا ہے؟ یقیناً نہیں! تو پھر اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے کا کیا جواز ہے؟ مشرکین فرشتوں یا اولیاء اللہ کو معبود مان کر اُن سے دعائیں کرتے ہیں۔ یہ ہستیاں قیامت تک اُن کی دعاؤں کا جواب نہیں دے سکتیں۔ روزِ قیامت وہ اللہ کے سامنے اِن مشرکین کی دشمن بن جائیں گی اور اُن کی دعاؤں اور نذر و نیاز کی عبادات سے اعلانِ بیزاری کریں گی۔ نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ مشرکین کو آگاہ کر دیں کہ میں بالکل اِسی طرح سے اللہ کا رسول ہوں جیسے مجھ سے قبل بھی کئی رسولؑ دنیا میں تشریف لائے۔ بنی اسرائیل کے ایک عالم (حضرت عبداللہ بن سلامؓ) نے تورات کے ذریعہ میری رسالت کی تصدیق کی ہے اور وہ ایمان لے آئے ہیں۔ اِس کے باوجود تمہاری مخالفت بہت بڑی ناانصافی اور ظلم ہے۔

رکوع ۲...... آیات ۱۱ تا ۲۰

اچھا اور برا کردار

انسان فکری اعتبار سے ۴۰ برس کی عمر میں پختگی حاصل کرتا ہے۔ عمر کے اِس مرحلہ پر اللہ کا نیک بندہ بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کرتا ہے کہ اے اللہ! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری نعمتوں کا شکر کر سکوں۔ میں وہ

نیکیاں کرسکوں جن سے تو راضی ہو جائے۔ میری اولاد کو نیک اور میرے لیے صدقہ جاریہ بنادے۔ بشارت دی گئی کہ ایسے نیک بندے کے گناہوں سے اللہ صرفِ نظر فرمائے گا اور اُس کی تمام نیکیاں قبول کی جائیں گی۔ اِس کے برعکس ایسا شخص انتہائی بدنصیب ہے جس کے والدین نیک ہوں لیکن وہ اُن کی نافرمانی کرتے ہوئے گمراہی کی راہ اختیار کرے۔ والدین اُسے تلقین کریں کہ اِس حقیقت پر ایمان رکھو کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی ہے۔ وہ پلٹ کر کہے کہ آج تک کوئی انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ ایسا کردار رکھنے والے لوگ اگر توبہ نہیں کریں گے تو ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلتے رہیں گے۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۱ تا ۲۶

قوم عاد کی بربادی کی داستان

تیسرے رکوع میں قومِ عاد کی بربادی کا ذکر ہے۔ اِس قوم نے اللہ کے رسول حضرت ہودؑ کی دعوت کو تکبر سے جھٹلا دیا اور عذاب لے آنے کا مطالبہ کیا۔ اللہ نے تیز ہواؤں کے ذریعہ بڑے گاڑھے بادل اُس قوم کی بستیوں کی طرف بھیجے۔ بادلوں کو دیکھ کر وہ قوم خوش ہوئی کہ یہ ہم پر برسیں گے لیکن وہ تیز ہوائیں عذاب کی صورت اختیار کرتی گئیں۔ اُنہوں نے سامنے آنے والی ہر شے کو اٹھا کر پٹخ دیا۔ اہلِ ایمان کے سوا قوم کا ہر فرد ہوا کی زد میں آکر ہلاک ہوگیا۔ شاندار محلات باقی رہ گئے لیکن اُن میں بسنے والے تباہ و برباد ہو گئے۔

رکوع ۴ ...... آیات ۲۷ تا ۳۵

حق کی دعوت ...... جنات کی زبانی

چوتھے رکوع میں ارشاد ہوا کہ اللہ نے کئی مشرک قوموں کو ہلاک کیا لیکن اُن کے خودساختہ معبود اُنہیں اللہ کے عذاب سے بچا نہ سکے۔ بلاشبہ اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا اور مددگار نہیں۔ پھر اُس واقعہ کا ذکر ہوا کہ جب جنات کی ایک جماعت نے نبی اکرم ﷺ کی زبانِ مبارک سے تلاوتِ قرآنِ حکیم سننے کی سعادت حاصل کی۔ تلاوت سن کر وہ جنات اپنی قوم کی طرف گئے اور جا کر قرآن کے حق ہونے کی گواہی دی۔ اُنہوں نے کہا کہ اُس داعیِ حق کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے ایمان لے آؤ جس پر قرآن نازل ہوا ہے۔ اللہ ایمان لانے والوں کے تمام گناہ معاف فرمادے گا اور اُنہیں دردناک عذاب سے بچالے گا۔ البتہ اگر ہم نے حق کی دعوت کو قبول نہ کیا تو کوئی ہمیں اللہ کی پکڑ سے نہیں بچاسکے گا۔ سوچیے! جنات نے صرف ایک بار قرآن سنا اور نہ صرف اُس پر ایمان لائے بلکہ دوسروں کو بھی ایمان لانے کی دعوت دینے

لگے۔اللہ ہمیں بھی اِسی طرزِعمل کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ یہی سب سے بہترین طرزِعمل ہے۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے ”تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں“ (بخاری)۔

سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

مومنانہ، کافرانہ اور منافقانہ روش کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۱

دو قومی نظریہ کا بیان

پہلے رکوع میں دو قومی نظریہ کا بیان ہے۔دنیا میں دو ہی گروہ ہیں ایک کافر اور دوسرے مومن۔کافر وہ ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو رسول ماننے سے انکار کیا اور دوسروں کو یہ سعادت حاصل کرنے سے روکا۔مومن وہ ہیں جنہوں نے حضرت محمد ﷺ کو سچے دل سے رسول مانا اور اُن کی تمام ہدایات پر عمل کیا۔مومنوں کو حکم دیا گیا کہ میدانِ جنگ میں خوب خون ریزی کر کے کافروں کی کمر توڑ دو۔ہاں جب وہ پوری طرح سے شکست تسلیم کر لیں تو پھر میدانِ جنگ میں گرفتار ہونے والوں کی جان بخشی کر کے اُنہیں غلام بنایا جا سکتا ہے۔بعد میں فدیہ لے کر یا بغیر فدیہ کے آزاد بھی کیا جا سکتا ہے۔جو مومن حق کی خاطر جنگ کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کرتے ہیں، اللہ اُنہیں روزِ قیامت اُس جنت میں داخل فرمائے گا جس کی نعمتوں سے وہ شہادت کے فوراً بعد ہی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔بشارت دی گئی کہ اگر ہم اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جدوجہد کریں گے تو اللہ بھی ہماری مدد فرمائے گا اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہمارے قدم جما دے گا۔اللہ ہمیں یہ سعادت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

رکوع ۲ ...... آیات ۱۲ تا ۱۹

جنت کے مشروبات

دوسرے رکوع میں ارشاد ہوا کہ کافروں کے لیے آخرت میں کوئی خیر نہیں۔دنیا میں وہ جانوروں کی طرح کھا پی رہے ہیں اور مختلف نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔اِس کے برعکس مومن احکاماتِ شریعت کی پابندیوں میں محدود ہو کر اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں لہٰذا اُن کے لیے آخرت میں ایسے باغات ہیں جن میں تازہ پانی، خالص دودھ، پاکیزہ شراب اور صاف و شفاف شہد کی نہریں اور ہر طرح کے میوے ہوں گے۔اِس کے برعکس کافر جہنم کی آگ میں ہمیشہ جلیں گے اور اُن کا مشروب وہ کھولتا ہوا پانی ہوگا جو اُن کی انتڑیوں کو کاٹ دے گا۔منافقین کے بارے میں بیان ہوا کہ وہ خواہشات کی پیروی

کررہے ہیں۔ آخر وہ کس بات کا انتظار کررہے ہیں سوائے اِس کے کہ قیامت آجائے اور نتیجہ سنا دیا جائے۔ قیامت کی آمد زیادہ دور نہیں، اُس کی سب سے بڑی نشانی نبی اکرم ﷺ ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور قیامت ہی آئے گی۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۰ تا ۲۸

انکارِ حدیث منافقانہ روش ہے

مدینہ منورہ آنے کے بعد جب نبی اکرم ﷺ نے مشرکینِ مکہ سے جنگ کی تیاری شروع کی تو منافقین مطالبہ کرنے لگے کہ اللہ نے قرآن میں واضح طور پر جنگ کا حکم کیوں نہیں دیا؟ گویا آج کے منکرینِ حدیث کی طرح منافقین کو بھی رسول اللہ کے حکم پر اعتماد نہیں تھا بلکہ وہ قرآن سے دلیل مانگ رہے تھے۔ اللہ نے جب سورۃ البقرہ میں جنگ کا واضح حکم دیا تو منافقین کی کیفیت اُس شخص کی طرح ہوگئی جس پر موت کے وقت نزع کا عالم طاری ہوتا ہے۔ منافقین کی خواہش تھی کہ بغیر جنگ کے ہی اقتدار مل جائے۔ واضح کیا گیا کہ اللہ ایسے لوگوں کو حکومت نہیں دے گا جو آزمائش کی بھٹیوں سے ابھی نہیں گزرے۔ اللہ مسلمانوں کی حکومت کے ذریعے فساد ختم کرنا چاہتا ہے۔ جو لوگ ابھی خود ہی فساد زدہ ہوں وہ کیسے فساد ختم کریں گے۔ اُنہیں حکومت مل گئی تو وہ خواہشات کی تسکین کے لیے لوٹ مار اور قتل و غارت گری کریں گے۔ منافقین سے جھنجھوڑنے کے انداز میں پوچھا گیا ہے کہ وہ قرآن پر غور کیوں نہیں کرتے؟ بلاشبہ قرآنِ حکیم پر غور و فکر سے انسان کے دل میں ایمان تقویت پاتا ہے اور منافقت ختم ہوتی جاتی ہے۔

رکوع ۴ ...... آیات ۲۹ تا ۳۸

دین کے غلبہ کے لیے مال و جان لگاؤ ورنہ محروم کر دیے جاؤ گے

چوتھے رکوع میں ہمارے لیے ہلا دینے والا مضمون ہے۔ اللہ ہمیں دعوت دے رہا ہے کہ ہم اُس کے دین کی سربلندی کے لیے مال و جان کے ساتھ بھرپور جدوجہد کریں۔ البتہ اللہ کا دین ہماری قربانیوں کا محتاج نہیں بلکہ ہم اُس کے در کے فقیر ہیں۔ اگر ہم نے بخل اور بزدلی کا مظاہرہ کیا تو اللہ ہمیں محروم کر دے گا اور دین کی خدمت کی سعادت کسی ایسی قوم کو دے دے گا جو ہماری طرح دنیا دار نہیں ہوگی۔ جب عربوں نے عیش و عشرت میں مبتلا ہوکر اللہ کے دین کی خدمت کو پسِ پشت ڈال دیا تو اللہ نے اُنہیں تاتاریوں کے ہاتھوں تباہ و برباد کرا دیا۔ پھر اللہ نے تاتاریوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی اور اُن کے ایک قبیلے ترکانِ عثمانی کے ذریعے خلافت کے نظام کو قائم کرا دیا۔

ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے … پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

سورۂ فتح

فتحِ مبین یعنی صلح حدیبیہ کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۰

صلح حدیبیہ کھلی فتح ہے

پہلے رکوع میں بشارت دی گئی کہ مسلمانوں نے بظاہر دب کر صلح حدیبیہ کی ہے لیکن یہ اُن کے لیے کھلی فتح ہے۔قریش نے مسلمانوں کو عرب کی ایک طاقت تسلیم کر کے اُن سے صلح کی ہے۔ اسلام کو مسلمہ دین تسلیم کر لیا ہے اور اِس کے پیروکاروں کو عمرہ کرنے کی اجازت دے دی ہے۔اللہ نے اِس صلح کے موقع پر اپنے حبیب ﷺ کی فرمانبرداری کا عمل قبول فرمایا اور اُن کی اگلی پچھلی لغزشوں سے درگزر کر دیا۔اب اُن کی جدوجہد سیدھی آخری فتح کی طرف جائے گی۔صحابہ کرامؓ نے بڑے مثالی نظم وضبط اور تحمل کا مظاہرہ کیا لہٰذا اللہ صلح کے ثمرات دکھا کر اُن کے ایمان میں مزید اضافہ فرمائے گا۔اُن صحابہؓ سے تو اللہ راضی ہو گیا کہ جنہوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیے جانے کی افواہ پر، خونِ عثمانؓ کا بدلہ لینے کے لیے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت علی الموت کی۔ارشاد ہوا کہ یہ بیعت دراصل اللہ کے ہاتھ پر بھی کی گئی ہے۔جو بھی اِس عہد کو نبھاتے ہوئے حق کی خاطر جان قربان کرنے کے لیے میدان میں آئے گا، اُسے بھرپور اجر سے نوازا جائے گا۔البتہ اگر کسی نے عہد کی پاسداری نہ کی تو وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۱ تا ۱۷

اللہ کی راہ میں نکلنے سے گریز کا کوئی جواز نہیں

صلح حدیبیہ کے موقع پر منافقین نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک سفر نہ تھے۔اُنہیں اندیشہ تھا کہ اگر ہم عمرہ کی ادائیگی کے لیے بغیر ہتھیاروں کے مکہ کی طرف گئے تو مشرکین ہمارا خاتمہ کر دیں گے۔ جب آپ ﷺ صلح حدیبیہ کے بعد واپس آئے تو اُنہوں نے جھوٹے بہانے پیش کیے کہ ہم گھریلو اور کاروباری مشکلات کی وجہ سے آپ ﷺ کے ساتھ نہ جا سکے۔اللہ نے فرمایا کہ کیا اُن کی گھر پر موجودگی اُن کے کام بنا سکتی ہے یا اُنہیں کسی نقصان سے بچا سکتی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اُن کا برا گمان تھا کہ اب رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کبھی بھی واپس نہ آ سکیں گے۔ بلاشبہ ایسے برے گمان کرنے والے تباہی سے دوچار ہوں گے۔عنقریب مسلمانوں کو معرکۂ خیبر میں فتح حاصل ہوگی۔اُس موقع پر منافقین بھی ساتھ نکلنا چاہیں گے۔اُنہیں بتا دیا جائے کہ جو لوگ عمرہ کے سفر پر ساتھ نہیں گئے تھے وہ فتحِ خیبر میں شرکت

کے ثمرات سے محروم کر دیے گئے ہیں۔

رکوع ۳ ...... آیات ۱۸ تا ۲۶

بیعت علی الموت کرنے والوں کے لیے بشارتیں

تیسرے رکوع میں اللہ نے اُن صحابہؓ کو اپنی رضا کی بشارت دی جنہوں نے خونِ عثمانؓ کا بدلہ لینے کے لیے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت علی الموت کی۔ اللہ اُنہیں انعام کے طور پر فتحِ خیبر سے نوازے گا۔ بڑی مقدار میں مالِ غنیمت سے وہ فیض یاب ہوں گے۔ اب اُن کی جدوجہد میں کامیابیاں ہی کامیابیاں ہیں اور یہ کامیابیاں فتحِ مکہ کی صورت میں اپنے عروج کو پہنچ جائیں گی۔ اُن کی جدوجہد رہتی دنیا تک اہلِ ایمان کے لیے ایک قابلِ تقلید نمونہ بن جائے گی۔

رکوع ۴ ...... آیات ۲۷ تا ۲۹

غلبۂ دین کے لیے جدوجہد کرنے والوں کے اوصاف

چوتھے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ کا مقصد صلح یا جنگ نہیں بلکہ عادلانہ نظام کا قیام ہے۔ آپ ﷺ نے باطل کے ساتھ صلح تو اُس وقت کی جب اُسے نیست و نابود کرنے کے لیے مناسب قوت دستیاب نہ تھی۔ مناسب قوت فراہم ہوتے ہی باطل کے خلاف فیصلہ کن اقدام کر کے حق کو غالب کر دیا۔ غلبۂ دین کے مشن میں آپ ﷺ کا ساتھ دینے والے صحابہ کرامؓ کی شان یہ ہے کہ وہ دین کے دشمنوں کے معاملہ میں انتہائی سخت اور دین کی خدمت کرنے والوں سے شدید محبت کرنے والے ہیں۔ اللہ کی رضا اور فضل کے ہر وقت طلب گار رہتے ہیں۔ کثرتِ سجود سے روحانیت کا نور اُن کے چہروں پر جگمگا تا رہتا ہے۔ اللہ نے اُن کے اعلیٰ کردار کی مثالیں تورات اور انجیل میں بیان کی ہیں۔ اُن کی مثال ایک ایسی کھیتی کی طرح ہے جو زمین سے برآمد ہوئی۔ اللہ نے رفتہ رفتہ اُسے تقویت دی اور وہ اپنے بل بوتے پر کھڑی ہو گئی۔ کھیتی لگانے والے رسول ﷺ اپنی محنت کے ثمرات دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں اور کافر اِس سر سبز و شاداب گلستان کو دیکھ کر حسد کی آگ میں جل رہے ہیں۔ وہ جلتے رہیں، اللہ تو اپنے حبیب ﷺ کے اِن مخلص ساتھیوں کو نوازتا رہے گا اور روزِ قیامت اپنی بخشش اور اجرِ عظیم کے انعامات سے سرفراز فرمائے گا۔

سورۂ حجرات

اسلامی ریاست کے حوالے سے احکامات

رکوع۱ ...... آیات ۱ تا ۱۰

اسلامی ریاست کی دستوری بنیادیں

پہلے رکوع میں ہدایت دی گئی کہ اسلامی ریاست میں دستور کی اہم ترین بنیاد یہ ہے کہ کوئی قانون سازی قرآن وسنت کے خلاف نہ ہوگی۔ نبی کریم ﷺ کے فرامین کی اطاعت اور اُن کی سنت کی پیروی عالمگیر سطح پر ایک وحدت کی بنیاد فراہم کرے گی۔ اُن کے احترام وادب کا تقاضا ہے کہ جب دلیل کے طور پر اُن کا ارشاد پیش کیا جائے تو فوراً خاموش ہوجاؤ۔ اگر کسی نے اپنی رائے کو آپ ﷺ کے ارشاد پر فوقیت دی تو اُس کی تمام نیکیاں ضائع کردی جائیں گی۔ اگر کوئی خبر کسی فاسق کی طرف سے پہنچے تو بغیر تحقیق کے کوئی فیصلہ نہ کیا جائے۔ اگر اہلِ ایمان کے دوگروہ باہم لڑ پڑیں تو اُن میں عدل کے ساتھ صلح کروانے کی کوشش کرو خواہ اِس کے لیے قوت ہی کیوں نہ استعمال کرنی پڑے۔ تمام اہلِ ایمان بھائی بھائی ہیں۔ اگر بھائیوں کے درمیان تنازعات ختم کرواکر اُن پر مہربانی کروگے تو اللہ بھی تم پر رحم وکرم فرمائے گا۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۱ تا ۱۸

تمام انسان یکساں احترام کے لائق ہیں

دوسرے رکوع میں اُن مجلسی برائیوں سے روکا گیا ہے جن کی وجہ سے باہم نفرت وعداوت پیدا ہوجاتی ہے۔ مذاق اڑانا، طعنہ دینا، برا نام رکھنا، بدگمانی کرنا، کسی کی ٹوہ میں لگنا اور غیبت کرنا ایسی برائیاں ہیں جو دلوں کو پھاڑ دیتی ہیں۔ تمام انسان ایک خالق کی مخلوق اور ایک مرد اور عورت کی اولاد ہونے کے ناطے بالکل برابر اور یکساں احترام کے لائق ہیں۔ یہ حقیقت ایک عالمی ریاست کے قیام کی راہ میں رنگ، نسل اور زبان کی بنیاد پر نفرتوں کی صورت میں پیدا ہونے والی رکاوٹوں کو دور کرتی ہے۔ انسانوں کی مختلف گروہوں اور قبائل میں تقسیم محض تعارف کے لیے ہے۔ اللہ کے نزدیک صاحبِ عزت وہ ہے جو متقی ہے۔ اسلام اور ایمان کے فرق کو واضح کرتے ہوئے بیان کیا گیا کہ اِسلام زبانی اقرار کو کہتے ہیں جبکہ ایمان سے مراد ہے قلبی یقین۔ حقیقی مومن تو صرف وہ ہیں جو ایمان لانے کے بعد کسی شک میں نہیں پڑے۔ ہر معاملے میں شریعت کو ترجیح دی اور مال وجان سے اللہ کے دین کے غلبے کے لئے جہاد کرتے رہے۔ اگر ہمارا یہ کردار ہے تو ہم ایمانِ حقیقی کی دولت رکھتے ہیں جس کی بنیاد پر آخرت میں کامیابی کا فیصلہ ہوگا۔ ورنہ ہم صرف قانونی مسلمان ہیں اور آخرت میں ہمیں ناکامی کے اندیشہ سے ڈرنا چاہیے۔

سورۂ قٓ

اللہ کی صفاتِ قدرت و علم اور آخرت کے باہمی تعلق کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۵

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مظاہر

پہلے رکوع میں اللہ کی بے مثال قدرت کے کئی مظاہر بیان کیے گئے ہیں۔ وسیع و عریض آسمان جسے سورج، چاند اور ستاروں سے سجایا گیا ہے۔ انتہائی کشادہ زمین اور اُس پر نصب اونچے اونچے پہاڑ۔ بارش اور اُس سے پیدا ہونے والے خوبصورت باغات اور طرح طرح کے میوے و نباتات۔ جو اللہ بارش کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے، وہ اِسی طرح مردہ انسانوں کو بھی دوبارہ زندہ کرے گا۔ اِس حقیقت کو ماضی میں کئی قوموں نے جھٹلایا۔ کیا اُنہوں نے غور نہیں کیا کہ جس اللہ نے تمام انسانوں کو پہلی بار بنایا ہے وہ اُنہیں دوبارہ بھی زندہ کرسکتا ہے؟ افسوس! ہر دور میں جھٹلانے والے شکوک و شبہات کا شکار رہے اور پھر ہلاکت سے دوچار ہوئے۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۶ تا ۲۹

اللہ کی صفتِ علم کا بیان

دوسرے رکوع میں اللہ کی صفتِ علم کا بیان ہے۔ اللہ نے انسان کو بنایا اور وہ انسان کے نفس میں پیدا ہونے والے ہر وسوسہ کو جانتا ہے۔ مزید یہ کہ اُس کے مقرر کردہ فرشتے انسان کا ہر عمل اور زبان سے نکلنے والا ہر لفظ لکھ رہے ہیں۔ ہر انسان اِن فرشتوں کے ساتھ میدانِ حشر میں لایا جائے گا۔ ہر انسان کے ساتھ لگا ہوا شیطان بھی اُس کے سامنے ظاہر ہو جائے گا۔ اللہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ایسے تمام انسانوں اور جنات کو جہنم میں ڈال دو جو حق کے دشمن اور حد سے گزرنے والے تھے۔ شیطان کہے گا کہ میں نے اِس انسان کو سرکش نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی گمراہ تھا۔ اللہ جواب دے گا کہ میں نے تمہیں جرائم کی سزا سے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا۔ میرا دستور بدلتا نہیں۔ اب گمراہ کرنے اور گمراہ ہونے والے تمام جنات و انسان دردناک عذاب سے دوچار ہوکر رہیں گے۔

رکوع ۳ ...... آیات ۳۰ تا ۴۵

حق کی معرفت حاصل کرنے کے دو ذریعے

تیسرے رکوع میں بیان کیا گیا کہ انسانوں اور جنات کی اکثریت جہنم کا نوالہ بنے گی لیکن پھر بھی اُس کا

پیٹ نہیں بھرے گا۔ اِس کے برعکس جنت سجائی جائے گی اُن کے لیے جو برائیوں سے بچتے تھے اور گناہوں کی معافی کے لیے اللہ کی طرف رجوع کرتے رہتے تھے۔ جنت میں اُن کی ہر خواہش پوری ہوگی اور اللہ مزید نعمتیں بھی عطا فرمائے گا۔ اللہ نے تو حق نازل کردیا ہے لیکن معرفتِ حق سے دو طرح کے لوگ فیض یاب ہوں گے۔ ایک وہ جن کے دل گناہوں، تعصّبات اور تکبر کی آلودگیوں سے پاک ہوں۔ ایسے سلیم القلب لوگ فوراً حق کو قبول کریں گے۔ البتہ جن کے دل زنگ آلود ہوں، وہ بھی اگر توجہ سے حق کا پیغام سنتے رہیں تو دلوں کا زنگ اترے گا اور حق کا نور اُن کے دلوں کو بھی منور کردے گا۔

سورۂ ذاریات

تذکیر بالقرآن کا شاہکار

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۲۳

دوبارہ ضرور زندہ کیا جائے گا

پہلے رکوع میں قسم کھا کر کہا گیا کہ جس طرح تیز ہوائیں بھاری بادل لاتی ہیں، بادل برستے ہیں، مُردہ زمین زندہ ہوتی ہے، اِسی طرح اللہ تمام انسانوں کو بھی دوبارہ زندہ کرے گا۔ ایسے بدبختوں کو آگ پر بھونا جائے گا جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ پرہیزگاروں کو باغات اور چشموں سے سرفراز کیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو رات کو کم سوتے ہیں اور سحر کے وقت اللہ سے بخشش مانگتے ہیں۔ محتاجوں کی مستقل مدد کرتے رہتے ہیں۔ غور کرو کہ زمین کا بارش کے ذریعے بار بار زندہ ہونا اور زمین پر موجود نعمتوں کا ختم ہونے کے بعد بار بار پھر پیدا ہونا اِس بات کی دلیل ہے کہ اللہ انسانوں کو بھی دوبارہ زندہ کرسکتا ہے۔ ہمارے اپنے وجود میں ضمیر کا نیکی پر سرور دینا اور برائی پر خلش پیدا کرنا، اِس بات پر شاہد ہے کہ اعمال کا نتیجہ نکل کر رہے گا۔ جس آسمان سے بارش برستی ہے اور پھر بار بار انسان کا رزق پیدا ہوتا ہے، اُسی آسمان سے اچانک قیامت کا فیصلہ بھی آجائے گا۔ اللہ ہمیں اِس کا یقین عطا فرمائے۔ آمین!

ستائیسواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۞ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ۞

(الذاریات: ۳۱ تا ۳۲)

ستائیسویں پارے میں سورۂ ذاریات کے دو رکوع اور سورۂ طور تا سورۂ حدید چھ مکمل سورتیں شامل ہیں۔

رکوع ۲...... آیات ۲۴ تا ۴۶

مجرم قوموں کے جرائم اور اُن پر عذاب

سورۂ ذاریات کے دوسرے رکوع میں اُس واقعہ کا بیان ہے کہ جب فرشتے خوبصورت لڑکوں کی صورت میں حضرت ابرہیمؑ کے پاس آئے اور اُنہیں حضرت اسحاقؑ کی معجزانہ ولادت کی بشارت دی۔ اِس کے بعد اِسی رکوع میں قومِ لوطؑ، آلِ فرعون، قومِ عاد، قومِ ثمود اور قومِ نوحؑ کے جرائم اور اُن پر نازل ہونے والے عذابوں کا ذکر ہے۔

رکوع ۳...... آیات ۴۷ تا ۶۰

انسانوں اور جنوں کا مقصدِ تخلیق اللہ کی عبادت ہے

تیسرے رکوع میں ارشاد ہوا کہ اللہ نے بلند و بالا آسمان اور وسیع و عریض زمین بنائی اور اللہ کائنات کو مزید وسعت دے رہا ہے۔ اُس نے ہر شے کو جوڑوں کی صورت میں پیدا کیا ہے۔ جس طرح زمین، آسمان کا جوڑا ہے، اِسی طرح آخرت کی زندگی، دنیا کی زندگی کا جوڑا ہے۔ آخرت کی زندگی میں سرخرو ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ہم دنیا کی زندگی میں اپنا مقصدِ زندگی پورا کریں۔ انسانوں اور جنوں کا مقصدِ تخلیق ہے اللہ کی عبادت یعنی زندگی کے ہر گوشے میں ذوق و شوق سے اللہ کی اطاعت۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو آخرت میں رسوائی کا سامنا کریں گے۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

سورۂ طور

کافروں کے لیے پُر جلال وعید

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۲۸

نیک اولاد جنت میں ساتھ ہوگی

پہلے رکوع میں حق کو جھٹلانے والوں کے لیے بدترین عذاب کی وعید ہے۔ اِس کے برعکس پرہیز گاروں کے لیے نعمتوں والی جنت کی بشارت ہے۔ جنت میں نیک انسان کو اُس کی نیک اولاد کے ساتھ رکھا جائے گا۔ اگر کسی کے اعمال کی کمی کی وجہ سے اُس کا درجہ جنت میں نیچے ہوگا تو اللہ اپنے فضل سے اُس کا

درجہ بڑھا کر اوپر والے کے ساتھ کر دے گا۔ جنتی کہیں گے کہ ہمیں یہ انعام اِس لئے ملا ہے کہ ہم اپنے گھر میں غافل نہیں تھے بلکہ اللہ سے ڈرتے رہتے تھے۔ اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لیا۔

رکوع ۲...... آیات ۲۹ تا ۴۹

اللہ تعالیٰ کا گستاخانِ رسول ﷺ پر غیظ و غضب

دوسرے رکوع میں بڑے جلالی اسلوب میں مشرکینِ مکہ کے اعتراضات کا جواب دیا گیا۔ وہ آپ ﷺ پر کاہن، مجنون اور شاعر ہونے کا بہتان لگا رہے تھے۔ جواب دیا گیا کہ یہ عقل کے اندھے غور کریں کہ کیا ایسے پاکیزہ کردار اور اعلیٰ اخلاق کی حامل ہستی کاہن، مجنون اور شاعر ہو سکتی ہے؟ اُنہیں چیلنج دیا گیا کہ اگر قرآن کسی انسان کا بنایا ہوا کلام ہے تو پھر وہ بھی مقابلہ میں قرآن جیسا کلام بنا کر دکھائیں۔ اُن سے للکار کر پوچھا گیا کہ کائنات کس نے بنائی ہے؟ خود اُن کی ذات کو کس نے بنایا ہے؟ کیا وہ خود ہی اپنے خالق ہیں؟ اگر وہ ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے تو عنقریب اللہ کا عذاب اُنہیں گھیر لے گا۔ نبی اکرم ﷺ کو خوشخبری دی گئی کہ آپ ﷺ پر ہر وقت اللہ کی نظرِ کرم ہے۔ مخالفین کے اعتراضات کو صبر و تحمل سے برداشت کیجئے اور اُن کے برے انجام کا انتظار کیجئے۔ اطمینانِ قلب کے لیے اللہ کا ذکر کرتے رہیے۔

سورۂ نجم

اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرتوں کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۲۵

حضرت جبرائیلؑ کا ملکوتی صورت میں دیدار

پہلے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ اپنی خواہشِ نفس سے کچھ نہیں بولتے بلکہ وہی بات کہتے ہیں جو اللہ نے اُن کی طرف وحی کی ہے۔ گویا ارشاداتِ نبوی ﷺ بھی دراصل اللہ کی عطا کردہ ہدایت کا مظہر ہیں۔ قرآنِ حکیم اللہ کا کلام ہے جو بندوں تک دو راویوں کے ذریعہ پہنچا۔ ایک ہیں حضرت جبرائیلؑ اور دوسرے ہیں نبی اکرم ﷺ۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیلؑ کو دو مرتبہ اُن کی ملکوتی شکل میں دیکھا۔ ایک مرتبہ زمین پر جب اُنہوں نے آپ ﷺ پر سورۂ مدثر کی ابتدائی ۷ آیات نازل فرمائیں۔ اُس وقت پورا افق حضرت جبرائیل امینؑ کے وجود سے چھپ رہا تھا۔ دوسری مرتبہ شبِ معراج میں جب وہ آسمانوں پر بیری کے ایک ایسے درخت کے پاس ظاہر ہوئے جو جنت کے قریب ہے۔ اُس بیری پر

اُس وقت اللہ کی انوار وتجلیات کے عظیم مظاہر چھائے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے کئی اور آیاتِ الٰہی کا بھی مشاہدہ کیا، آپ ﷺ نے یہ مشاہدہ خوب جم کر کیا۔ آپ ﷺ کی نگاہوں میں بھرپور حوصلہ ٔ نظر تھا۔ البتہ نگاہوں نے ادب واحترام کا پورا پورا لحاظ رکھا۔

رکوع ۲...... آیات ۲۶ تا ۳۲

اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت نہ کر سکے گا

دوسرے رکوع میں مشرکینِ مکہ کے اِس دعویٰ کی تردید کی گئی کہ فرشتے اُن کی سفارش کریں گے۔ واضح کیا گیا کہ سفارش ہوگی اللہ کی اجازت سے اور اُس کے حق میں جس کے لیے اللہ پسند فرمائے گا۔ روزِ قیامت اصل فیصلہ عمل کی بنیاد پر ہوگا۔ برے لوگوں کا برا انجام ہوگا۔ اِس کے برعکس جو لوگ بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی ہر صورت سے بچتے ہیں اُنہیں بخشش اور انعامات سے نوازا جائے گا۔ اللہ ہر انسان کی نیکی سے واقف ہے لہٰذا نیکیوں کی تشہیر نہ کیا کرو۔ دکھاوے سے نیکیاں برباد ہو جائیں گی۔

رکوع ۳...... آیات ۳۳ تا ۶۲

انسان کا عمل اُس کے کام آئے گا

تیسرے رکوع میں خبردار کیا گیا کہ روزِ قیامت کوئی انسان کسی دوسرے انسان کے گناہوں کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ ہر انسان کو اپنے اعمال کا بدلہ مل کر رہے گا۔ عنقریب تمام انسانوں کے اعمال اللہ کی عدالت میں پیش ہوں گے اور اللہ ہر انسان کو اُس کی اچھی یا بری کوشش کا پورا پورا بدلہ دے دے گا۔ واضح کیا گیا کہ انسان سراپا اللہ کے اختیار میں ہے۔ خوشی، غمی، زندگی، موت، خوشحالی یا تنگدستی دینے والا صرف اور صرف اللہ ہے۔ اللہ ہی نے سابقہ قوموں کو اُن کی سرکشی پر ہلاک کیا۔ خیر اِسی میں ہے کہ اللہ کے سامنے جھک جاؤ اور پوری زندگی میں اُس کی فرمانبرداری اختیار کرو۔

سورۂ قمر

اللہ کے غیظ وغضب کا پُر جلال مظہر

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۲۲

قرآن سمجھنے کے لیے آسان کر دیا گیا ہے

پہلے رکوع میں مشرکینِ مکہ کے لیے سخت وعید بیان کی گئی۔ وہ واضح نشانیاں دیکھ کر بھی حق کو جھٹلا رہے ہیں لہٰذا اُنہیں دنیا و آخرت میں تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اِن سے پہلے قومِ نوحؑ اور قومِ عاد نے بھی

ایسی روش اختیار کی۔قومِ نوحؑ کو اللہ نے زبردست طوفان اور قومِ عاد کو تیز آندھی کے ذریعہ ہلاک کر دیا۔اِس سورۂ مبارکہ میں چار مرتبہ یہ مضمون بیان گیا گیا کہ ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے،تو کوئی ہے جو اِس سے نصیحت حاصل کرے۔قرآنِ حکیم ایسی مشکل کتاب نہیں ہے جسے صرف علماء کرام ہی سمجھ سکتے ہوں۔اللہ نے اِس قرآن کے ذریعہ ایسے لوگوں کو ہدایت دی جن کے بارے میں خود قرآن کا تبصرہ ہے **وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ** .(وہ لوگ اِس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔آلِ عمران:۱۶۴)۔قرآن **ھدًی للناس** یعنی تمام لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔قرآن بڑے سادہ اور عام فہم اسلوب میں ایک انسان کو آگاہ کر رہا ہے کہ اُسے اللہ کی رضا اور آخرت کی فلاح کے حصول کے لیے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔البتہ قرآن کی تفسیر کرنے یا اُس سے احکامات اخذ کرنے کے لیے چند بنیادی علوم سیکھنا ضروری ہیں اور یہ سعادت علماء کرام ہی حاصل کر سکتے ہیں۔

رکوع ۲ ...... آیات ۲۳ تا ۴۰

مجرم قوموں پر اللہ کا عذاب

دوسرے رکوع میں قومِ ثمود اور قومِ لوطؑ پر عذاب کا ذکر ہے۔قومِ ثمود کو اللہ نے شدید زلزلے کے ذریعے ہلاک کیا۔قومِ لوط پر اللہ کا عذاب تین قسطوں میں آیا۔پہلے اُن کو اندھا کر دیا گیا۔اِس کے بعد اُن کی بستیوں کو الٹ دیا گیا۔پھر اُن پر تیز ہواؤں کے ذریعہ کنکریوں کی بارش برسائی گئی۔ہم جنس پرستی کا مکروہ جرم کرنے والے ایسی ہی بدترین سزا کے مستحق تھے۔

رکوع ۳...... آیات ۴۱ تا ۵۵

جیسا عمل ہوگا،ویسا ہی بدلہ ملے گا

تیسرے رکوع میں آلِ فرعون پر عذاب کے ذکر کے بعد آگاہ کیا گیا کہ جو قوم اللہ کی نافرمانی کرے گی، اپنے کیے کا وبال پا کر رہے گی۔مشرکینِ مکہ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا۔عنقریب وہ ہزیمت سے دوچار ہوں گے۔روزِ قیامت اُنہیں منہ کے بل جہنم کی آگ میں گھسیٹا جائے گا۔انسان کا ہر عمل خواہ چھوٹا ہو یا بڑا،لکھا جا رہا ہے اور اِسی کے مطابق اُسے بدلہ ملے گا۔متقی اللہ کی قربت کے مقام پر ہوں گے اور جنت کے مشروبات سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔

سورۂ رحمان

قرآن کی زینت

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۲۵

قرآنِ حکیم کے سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

پہلے رکوع میں قرآنِ حکیم کے سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت، چار چوٹی کی چیزوں کا ذکر کر کے واضح کی گئی۔ اللہ کی چوٹی کی شان ہے صفتِ رحمان، چوٹی کا علم ہے علمِ قرآن، چوٹی کی مخلوق ہے انسان اور انسان کا چوٹی کا وصف ہے قوتِ بیان۔ اعلیٰ شے کا استعمال بھی اعلیٰ ہونا چاہیے۔ انسان کی صفتِ بیان کا اعلیٰ ترین استعمال ہے قرآنِ حکیم کا سیکھنا اور سکھانا۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے **"تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھتے اور سکھاتے ہیں"**۔ اِس کے بعد مختلف مظاہرِ قدرت کا تذکرہ کر کے توجہ دلائی گئی کہ کائنات کی ہر شے میں توازن ہے۔ یہ توازن اِس بات کا پیغام دے رہا ہے کہ ہم بھی اپنے جملہ معاملات میں توازن کا پہلو قائم رکھیں اور انتہا پسندی سے اجتناب کریں۔

رکوع ۲ ...... آیات ۲۶ تا ۴۵

انسانوں اور جنات کی بے بسی

دوسرے رکوع میں ارشاد ہوا کہ مظاہرِ قدرت بڑے حسین ہیں لیکن فنا ہونے والے ہیں۔ اِن میں کھو کر غافل نہ ہو جانا۔ صرف اور صرف اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کا رخِ انور اپنی پوری آب و تاب اور جمال و جلال کے ساتھ ہمیشہ باقی رہے گا۔ اُس ہستی کے ساتھ مسلسل لو لگا کر ہم بھی دائمی راحت و سکون اور نعمتیں حاصل کر سکتے ہیں۔ انسانوں اور جنات کو اُن کی بے بسی سے آگاہ کیا گیا۔ چیلنج دیا گیا کہ تم اگر خود کو بڑا طاقتور سمجھتے ہو تو کائنات کی حدود سے نکل کر دکھاؤ۔ جو ایسا کرے گا اُسے آگ اور دھوئیں سے لبریز شعلوں سے جلا دیا جائے گا۔ پھر قیامت کا نقشہ کھینچا گیا کہ اُس روز مجرم اپنے چہروں سے پہچان لیے جائیں گے۔ اُنہیں سر کے بالوں اور ٹانگوں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ وہاں اُنہیں دہکتی ہوئی آگ اور کھولتے ہوئے پانی کے عذاب کا مزہ چکھنا ہوگا۔

رکوع ۳ ...... آیات ۴۶ تا ۷۸

دو طرح کی جنتیں

تیسرے رکوع میں اصحاب الیمین اور مقربین کی جنتوں کا ذکر کیا گیا۔ اصحاب الیمین وہ سعادت مند ہیں جنہیں نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اُن کی جنت میں باغات انتہائی گھنے ہوں گے۔ چشمے بہہ رہے ہوں گے۔ ہر طرح کے میووں کی کثرت ہوگی۔ ان کی بیویاں شرم و حیا کی پیکر اور موتی

مونگوں کی طرح حسین ہوں گی۔ مقربین وہ ہیں جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ اُن کی جنت میں باغات انتہائی گہرے سبز رنگ کے ہوں گے۔ چشمے پھوٹ رہے ہوں گے۔ میوے، کھجوریں اور انار کثرت سے ہوں گے۔ اُن کی بیویاں نیک سیرت حوریں ہوں گی جو خیموں میں مکین ہوں گی تاکہ پردے اور شرم وحیا کی اقدار ملحوظ رہیں۔ وہ نفیس بچھونوں پر ٹیک لگائے تشریف فرما ہوں گے۔ بلاشبہ بہت ہی بابرکت ہے اُس ربِ کریم کا نام جو بڑی عظمت کا حامل اور کرم کرنے والا ہے۔

سورۂ واقعہ

آخرت میں انسانوں کے احوال کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۳۸

انسانوں کی تین گروہوں میں تقسیم

پہلے رکوع میں خبردار کیا گیا کہ قیامت واقع ہو کر رہے گی۔ اُس روز کئی لوگ جو دنیا میں بڑے سمجھے جاتے تھے، اپنے جرائم کی پاداش میں ذلیل ہو کر پست ہو جائیں گے اور بہت سے لوگ جو دنیا میں نمایاں نہ تھے، اپنے اعلیٰ کردار کی وجہ سے بلند مقامات پر فائز ہوں گے۔ تمام انسان تین گروہوں میں تقسیم کر دیے جائیں گے۔ ایک مقربین جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ دوسرے اصحاب الیمین جنہیں اُن کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور آسان حساب کے بعد وہ بھی جنت میں جائیں گے۔ تیسرے اصحاب الشمال جنہیں نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں ملے گا اور وہ جہنم کا نوالہ بنیں گے۔ پھر اِس رکوع میں مقربین اور اصحاب الیمین کو اُن کی جنتوں میں عطا کی جانے والی نعمتوں کا تذکرہ ہے۔

رکوع ۲ ...... آیات ۳۹ تا ۷۴

اصحابُ الشمال کا برا انجام

دوسرے رکوع میں اُن عذابوں کا بیان ہے جن کا اصحاب الشمال جہنم میں سامنا کریں گے۔ یہ بدنصیب دنیا میں آسودہ حال تھے اور بڑے بڑے گناہ کرتے تھے۔ مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کا انکار کرتے تھے۔ پھر اِسی رکوع میں اللہ کی چار عظیم قدرتوں کا بیان سوالیہ اسلوب میں ہے۔ رحمِ مادر میں انسان کی تخلیق کون کرتا ہے؟ بیج کو پھاڑ کر کھیتی کون اگاتا ہے؟ بادلوں سے بارش کون برساتا ہے؟ انسانوں کے فائدہ کے لیے آگ کس نے بنائی ہے؟ بلاشبہ یہ تمام قدرتیں اللہ ہی کی ہیں۔ اللہ ہمیں اپنا ذکر اور شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع ۳ ...... آیات ۷۵ تا ۹۶

موت کا منظر

تیسرے رکوع میں قرآنِ کریم کی عظمت کا بیان ہے۔قرآن کریم لوحِ محفوظ میں بڑے پاکیزہ فرشتوں کی تحویل میں ہے۔افسوس کا مقام ہے کہ اِس عظیم کتاب کے حقوق کی ادائیگی میں اکثر انسان سستی کرتے ہیں۔اکثر اُس کی قولی یا عملی تکذیب کا جرم کرتے ہیں۔پھر انسان کی موت کا نقشہ کھینچا گیا۔ موت کے وقت اُس کی جان حلق کے قریب آ کر پھنس جاتی ہے۔مرنے والا تڑپ رہا ہوتا ہے اور عزیز واقارب قریب کھڑے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔اگر ہم بڑے ہی بااختیار ہیں تو مرنے والے کی جان کو اُس کے جسم میں دوبارہ لوٹا دیا کریں۔لیکن ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ہماری زندگی اور موت کا کل اختیار اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔اب اگر مرنے والا مقربین میں سے ہوتا ہے تو جنت کی ہواؤں اور خوشبوؤں سے اُس کا استقبال کیا جاتا ہے۔اگر مرنے والا اصحاب الیمین میں سے ہوتا ہے تو اُسے فرشتے سلامتی کی بشارت دیتے ہیں۔اگر مرنے والا گمراہ اور حق کا باغی ہوتا ہے تو اُسے کھولتے ہوئے پانی اور دہکتی ہوئی آگ میں جانے کی خبر دی جاتی ہے۔اللہ ہمیں جنت عطا فرمائے اور جہنم سے محفوظ فرمائے۔آمین!

سورۂ حدید

دینی تقاضوں کا جامع بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۰

دینِ اسلام کے دو تقاضے ...... ایمان اور انفاق

پہلے رکوع میں ذات وصفاتِ باری تعالیٰ بڑی شان کے ساتھ بیان کی گئیں ہیں۔خاص طور پر اللہ کی یہ صفت دوبار بیان کی گئی کہ وہ بادشاہِ حقیقی ہے۔لوگ اللہ کو خالق ورازق تو مانتے ہیں لیکن بادشاہ وحاکم تسلیم کر کے اُس کی عطا کردہ شریعت نافذ کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔پھر اسی رکوع میں دین کے دو تقاضے بیان کیے گئے ہیں۔پہلا تقاضا یہ ہے کہ ایمانِ حقیقی اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ایسا ایمان جو تمہارے کردار میں نظر آئے اور تمہارا حال بن جائے۔دل میں ایمان پیدا کرنے کا ذریعہ ہے قرآنِ حکیم۔ اِس پر غور وتدبر سے انسان کا دل نورِ ایمان سے منور ہو جائے گا۔دوسرا تقاضا یہ ہے کہ اللہ نے تمہیں دنیا میں جس شے پر عارضی اختیار عطا کر رکھا ہے اُسے اللہ کی راہ میں لگا دو۔جو لوگ دین کی مغلوبیت کے دور میں اللہ کی راہ میں مال لگاتے اور محنت کرتے ہیں، اُن کے لیے اللہ کے ہاں بہت اونچے درجات ہیں۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۱ تا ۱۹

دین کے تقاضے ادا نہ کرنے کی سزا

دوسرے رکوع میں دعوت دی گئی کہ اللہ کے دین کے لیے مال خرچ کرو۔ یہ خرچ اللہ کے ذمہ قرض ہے جسے وہ بڑھا چڑھا کر لوٹائے گا۔ اِس کے بعد پل صراط کا نقشہ کھینچا گیا۔ یہ پل ایک تاریک راستہ ہے جو جہنم کے اوپر سے گزرتا ہے۔ دین کے تقاضے ادا کرنے والے دو نوروں کی روشنی میں پلِ صراط کا تاریک مرحلہ عبور کر کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ایمان کا نور اُن کے سامنے ہوگا اور دین کی خدمت کا نور اُن کے دائیں طرف۔ دین کے تقاضے ادا نہ کرنے والے منافق قرار پائیں گے۔ وہ نور سے محروم ہوں گے اور ٹھوکریں کھا کر جہنم میں گر جائیں گے۔ اہلِ ایمان کو پکار کر کہیں گے کہ کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہیں تھے۔ وہ کہیں گے ہاں لیکن تم مال و اولاد کے فتنے کا شکار ہو گئے، دین کے تقاضے ادا کرنے کے حوالے سے انتظار کرتے رہے اور پھر شک میں پڑ گئے۔ شیطان نے تمہیں بخشش کی اُمیدیں دلا کر دھوکا دیا۔ اب تمہارا حشر جہنم میں کافروں کے ساتھ ہوگا۔ اِس کے بعد جھنجھوڑا گیا کہ کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ اہل ایمان کے دلوں پر رقت طاری ہو اور وہ منافقت کے برے انجام سے بچنے کے لیے دین کے تقاضے ادا کریں۔ آخر میں فرمایا کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو۔ اِس سے دل سے منافقت نکل جائے گی، ایمان کی دولت ملے گی اور تم اللہ کے ہاں صدیق اور شہید کے درجات پاؤ گے۔

رکوع ۳ ...... آیات ۲۰ تا ۲۵

دنیوی زندگی کے پانچ ادوار

تیسرے رکوع میں انسان کی دنیوی زندگی کے پانچ ادوار کا ذکر اُن دلچسپیوں کے ساتھ کیا گیا جو انسان کو اپنے اندر جذب کر کے دینی تقاضوں سے غافل کر دیتی ہیں۔ یہ پانچ ادوار ہیں بچپن کا معصومانہ کھیل، لڑکپن میں کھیل تماشہ اور تفریحات کی لذت، جوانی میں زیب و زینت کا اہتمام، ادھیڑ عمر میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی دوڑ اور بڑھاپے میں مال و اولاد کی کثرت کی ہوس۔ دنیوی زندگی بالکل کھیتی کی مانند ہے جو بڑھتی ہے، عروج کو پہنچتی ہے لیکن پھر زرد ہو کر خشک ہوتی ہے اور چورا چورا ہو کر مٹی میں مل جاتی ہے۔ کھیتی خاتمہ کے بعد دوبارہ زندہ نہ ہوگی لیکن انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے اور اپنے اعمال کا صلہ پانا ہے۔ عقلمند ہیں وہ لوگ جو دنیا کی رعنائیوں میں کھونے کے بجائے آخرت میں بخشش اور جنت کے حصول کے لیے کوشش کرتے ہیں۔ اِس کے بعد دنیا کے اُن حوادث کی حقیقت بیان کی گئی ہے جن کا اثر لے کر انسان دین کے تقاضوں سے غافل ہو جاتا ہے۔ یہ حوادث انسان کے صبر یا

شکر کا امتحان بن کر آتے ہیں۔ امتحان میں کامیاب وہ ہوتا ہے جو مصائب پر صبر کرے اور کامیابیوں پر اترانے کے بجائے اللہ کا شکر ادا کرے۔ آخر میں بیان کیا گیا کہ تمام رسول دنیا میں اِس لیے آئے تا کہ معاشرہ میں عدل قائم ہو۔ عدل کے قیام میں مفاد پرست عناصر رکاوٹ بنتے ہیں۔ اُنہیں پہلے تبلیغ کے ذریعے سمجھانے کا حق ادا کرو۔ اگر وہ نہ مانیں تو اُن کے علاج کے لیے اللہ نے لوہا عطا فرمایا ہے۔ لوہے کی طاقت کے ذریعہ ظالموں کا سر کچل دو اور قیامِ عدل کی راہ میں آنے والی ہر رکاوٹ کو مٹا دو۔

رکوع ۴ ...... آیات ۲۶ تا ۲۹

رہبانیت ...... دینی تقاضوں سے فرار کی راہ

آخری رکوع میں رہبانیت یعنی ترکِ دنیا کو دینی تقاضوں سے فرار کی راہ قرار دیا گیا اور ایسا کرنے والوں کی مذمت کی گئی۔ دنیا میں رہو، باطل قوتوں کے خلاف جہاد کرو اور اُنہیں شکست دے کر عدل کا نظام قائم کرو۔ عیسائیوں کو ترغیب دی گئی کہ وہ رہبانیت کا راستہ اختیار کرنے کے بجائے اللہ کے آخری رسول ﷺ پر ایمان لا کر اُن کی پیروی کریں۔ اللہ اُن کے گناہوں کو بخش دے گا اور اپنے عظیم فضل سے دہرا اجر عطا فرمائے گا۔

اٹھائیسواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞

قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِھَا وَتَشْتَکِیْۤ اِلَی اللّٰہِ ۖ وَاللّٰہُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَکُمَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۞ (المجادلہ:۱)

اٹھائیسویں پارے میں سورہ مجادلہ تا سورۂ تحریم نو مکمل سورتیں شامل ہیں۔

سورۂ مجادلہ

حزب اللہ اور حزب الشیطان کے کردار کی وضاحت

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۶

حزب اللہ کا طرزِ عمل

پہلے رکوع میں میں حزب اللہ کا یہ وصف بیان کیا گیا کہ اِس میں شامل ہر فرد اختلافِ رائے کا اظہار اُس

فورم پر کرتا ہے جسے اختلافات حل کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ کسی دوسری سطح پر اختلاف کا بیان اجتماعیت میں انتشار پیدا کرتا ہے۔ ایک خاتون حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ کے شوہر حضرت اوس بن صامتؓ نے اُن سے ظہار کرلیا یعنی قسم کھا کر کہا تم میرے لیے ماں کی طرح محترم ہو۔ دورِ جاہلیت میں ظہار کرنے سے ایک شخص کی بیوی اُس پر ہمیشہ کے لیے حرام سمجھی جاتی تھی۔ حضرت خولہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ میرے شوہر بوڑھے اور بچے ابھی چھوٹے ہیں۔ پورا خاندان مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا۔ آپ اِس مسئلہ میں کوئی رعایت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی شریعت میں اِس مسئلے کے بارے میں ہدایت نہیں آئی۔ فی الحال اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کرلو۔ بجائے اِس کے کہ وہ خاتون کہیں اور جا کر شکایت کرتیں، وہ آپ ﷺ سے ہی ادب و احترام کا پورا لحاظ کرتے ہوئے بحث کرتی رہیں۔ اللہ نے اُسی وقت آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی اور ظہار کے حوالے سے شریعت کی ہدایت عطا فرمادی کہ اِس کی کوئی حقیقت نہیں اور کفارہ ادا کر کے شوہر بیوی کی طرف رجوع کرسکتا ہے۔

رکوع ۲...... آیات ۷ تا ۱۳

حزب الشیطان کی گھٹیا حرکتیں

دوسرے رکوع میں بیان کیا گیا کہ حزب الشیطان یعنی منافقین اپنے اختلافات کو بااختیار فورم پر بیان کرنے کے بجائے دیگر لوگوں میں بیان کرتے ہیں۔ نجویٰ یعنی خفیہ سرگوشیوں کے ذریعہ اُن کا مقصد جماعت میں بے چینی اور انتشار پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اِن سرگوشیوں کے ذریعہ وہ دوسروں کو گناہ، زیادتی اور قیادت کے احکامات کی خلاف ورزی کا مشورہ دیتے ہیں۔ دینی اجتماع کے دوران ساتھ ساتھ بیٹھتے ہیں۔ اشاروں سے اور ایک دوسرے کو کہنیاں مار کر اجتماع کی کارروائی پر طنز کرتے ہیں۔ دبے الفاظ میں نازیبا کلمات ادا کر کے کارروائی کے اثرات کو زائل کرنا چاہتے ہیں۔ اجتماع ختم ہونے کے بعد بیٹھے رہتے ہیں تاکہ اگر کسی ساتھی پر اجتماع کی کارروائی کا اثر ہوا ہے تو اُسے زائل کر کے جائیں۔ ایسے بدبختوں کے لیے بدترین عذاب ہے۔ مومنوں کو ہدایت دی گئی کہ جب حکم دیا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو ایسا کرلیا کرو، اللہ تمہارے لیے کشادگی پیدا کرے گا۔ جب مجلس برخاست ہو تو فوراً اٹھ جایا کرو، اللہ تمہارے درجات بلند فرمادے گا۔

رکوع ۳...... آیات ۱۴ تا ۲۲

منافقانہ اور مومنانہ طرزِ عمل

تیسرے رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ منافقین دین کے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہیں تاکہ اگر مسلمانوں پر کوئی

آزمائش آئے تو یہ اُن سے کوئی رعایت حاصل کرسکیں۔ البتہ منافقین، نہ اہلِ حق سے مخلص ہوتے ہیں اور نہ ہی دشمنانِ حق سے۔ اُن کی اوّلین ترجیح اپنے مال، جان اور اولاد کی حفاظت ہوتی ہے۔ روزِ قیامت مال اور اولاد اُنہیں عذاب سے بچانہ سکیں گے۔ جب اُن سے باز پرس کی جاتی ہے کہ مخالفینِ حق سے کیوں دوستی رکھتے ہو تو جھوٹی قسم کھا کر کوئی عذر پیش کردیتے ہیں۔ شیطان نے اُنہیں پوری طرح سے گھیر لیا ہے اور اللہ کی یاد سے غافل کردیا ہے۔ شیطان کی یہ جماعت ذلیل ہوکر رہے گی کیونکہ اللہ نے طے فرمادیا ہے کہ آخر کار غلبہ اللہ اور اُس کے رسولوںؑ کا ہوگا۔ سچے مومن ایسے لوگوں کے بارے میں کوئی نرم گوشہ نہیں رکھتے جو دین کے دشمن ہیں، خواہ وہ اُن کے باپ، بیٹے، بھائی یا کوئی اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ نے ایمان کی حقانیت اُن کے دلوں میں ثبت کردی ہے اور قرآن کے فیض سے اِس ایمان کو اور تقویت دی ہے۔ اُن کے لیے سدا قائم و دائم رہنے والے جنت کے باغات ہیں۔ اللہ اُن سے راضی ہے اور وہ اللہ کی عنایات پر راضی ہیں۔ بلاشبہ اصل کامیابی اِس حزب اللہ ہی کے لیے ہے۔

سورۂ حشر

باطل کی ذلت اور حق کی عظمت کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۰

یہود کی ذلت اور مہاجرین و انصار کی تحسین

یہودی قبیلہ بنو نضیر نے غزوۂ اُحد کے موقع پر میثاقِ مدینہ کی خلاف ورزی کی اور بعدازاں نبی اکرم ﷺ کو شہید کرنے کی سازش کی۔ اِن جرائم کی سزا دینے کے لیے جب مسلمانوں نے اُن کے قلعوں کا گھیراؤ کیا تو اُنہوں نے بغیر جنگ کیے ہتھیار ڈال دیے۔ اِس رکوع میں حکم دیا گیا کہ بغیر جنگ کے دشمن سے حاصل ہونے والے مال پر غنیمت کا نہیں بلکہ فے کا اطلاق ہوگا۔ مالِ فے مجاہدین میں تقسیم نہیں ہوگا بلکہ کل کا کل مستحقین پر خرچ ہوگا تاکہ دولت کی گردش صرف امراء کے درمیان نہ ہو بلکہ اِسے محرومین تک بھی پہنچایا جائے۔ مزید ارشاد ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم بھی اِسی طرح سے حجت ہے جس طرح قرآن کے احکامات۔ آپ ﷺ مالِ فے اُن مہاجرین کو دیں گے جنہوں نے اللہ کی رضا کی خاطر اپنے مال اور گھر چھوڑ کر مدینہ ہجرت کی۔ آفرین ہے انصارِ مدینہ کے لیے جنہوں نے تنگدست ہونے کے باوجود مہاجرین کی بھرپور نصرت کی۔ بلاشبہ نفس کی ترغیبات پر قابو پا کر اللہ کی رضا کی پیروی کرنے والے ہی کامیاب ہیں۔ وہ مسلمان بھی لائقِ تحسین ہیں جو دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! زندہ اور وفات شدہ تمام مومنوں کی بخشش فرما اور ہمارے دلوں کو مومنوں کے خلاف ہر کدورت سے پاک کردے۔

رکوع ۲...... آیات ۱۱ تا ۱۷

منافقین کا شیطانی طرزِ عمل

غزوۂ بنونضیر سے قبل منافقین نے بنونضیر کو پیغام بھیجا کہ جنگ ہو یا جلاوطنی ہم ہر صورت میں تمہارا ساتھ دیں گے۔ مسلمانوں کو تسلی دی گئی کہ جھوٹے اور بزدل منافقین کسی بھی صورت میں یہود کا ساتھ نہ دیں گے۔ وہ یہود کے ساتھ شیطان والا کردار ادا کر رہے ہیں۔ شیطان انسان کو اللہ کی نافرمانی پر اکساتا ہے۔ جب انسان یہ جرم کر بیٹھتا ہے تو شیطان اُس کے جرم سے اعلانِ براءت کرتا ہے۔ روزِ قیامت جرم کرنے اور جرم پر اکسانے والے دونوں کا بدترین انجام ہوگا۔

رکوع ۳...... آیات ۱۸ تا ۲۴

اللہ کے ذکر سے غفلت انسان کو حیوان بنا دیتی ہے

تیسرے رکوع میں ہر انسان کو جھنجھوڑا گیا ہے کہ وہ اپنا جائزہ لے کہ کل یعنی آخرت کی ابدی زندگی کے لیے اُس نے کیا تیاری کی ہے؟ توشۂ آخرت کے لیے مال اور جان کی کتنی قربانیاں دی ہیں؟۔ انسان کی عظمت دراصل اُس روحِ ربانی کی وجہ سے ہے جو انسان کے جسمانی وجود میں ڈال دی گئی ہے۔ اُس روح کی غذا اور تسکین اللہ کا ذکر ہے۔ جو بدنصیب اللہ کے ذکر سے غافل ہوتے ہیں وہ اپنی روح کو مجروح کر کے خاکی وجود میں دفن کر دیتے ہیں۔ اب وہ انسان نہیں محض ایک حیوان بن جاتے ہیں۔ مزید ارشاد ہوا کہ اگر قرآنِ مجید کو کسی پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو وہ پہاڑ اللہ کے رعب سے پھٹ کر ذرات کی صورت میں بکھر جاتا۔ سورۂ اعراف آیت ۱۴۳ میں یہی تاثیر اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی تجلی کی بیان کی گئی ہے کہ ''جب موسیٰؑ کے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اُسے ریزہ ریزہ کر دیا''۔ گویا کلام ربانی کی وہی تاثیر ہے جو تجلیٔ ذاتِ ربّانی کی ہے۔ رکوع کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کی کئی شانیں بیان کی گئی ہیں۔

سورۂ ممتحنہ

حق کے دشمنوں سے نفرت کرنے کی تلقین

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۶

اہلِ باطل سے ہمدردی، راہِ حق سے دور کر دے گی

یہ سورۂ مبارکہ ایک خاص واقعہ کے پس منظر میں نازل ہوئی۔ سن ۸ھ میں نبی اکرم ﷺ نے مکہ کی طرف

پیش قدمی کا منصوبہ بنایا۔آپ ﷺ چاہتے تھے کہ یہ منصوبہ خفیہ رہے۔مسلمان اچانک مکہ پہنچ جائیں، اہلِ مکہ کو مقابلہ کی تیاری کا موقع نہ ملے اور بغیر خونریزی کے مکہ فتح ہو جائے۔ایک بدری صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کے اہلِ خانہ مکہ میں تھے۔آپؓ نے چاہا کہ اہلِ مکہ پر ایک احسان کردیں تاکہ وہ اُن کے اہل خانہ کو کوئی نقصان نہ پہنچائیں۔اُنہوں نے سردارانِ قریش کو ایک خط کے ذریعہ مسلمانوں کے لشکر کی آمد کی اطلاع دینے کی کوشش کی۔آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے اِس کوشش کی اطلاع ہوگئی۔اِس سورۂ مبارکہ میں حضرت حاطبؓ کو متوجہ کیا گیا کہ حق کے دشمنوں سے ہمدردی انسان کو راہِ حق سے دور کردے گی۔اِس حوالے سے حضرت ابراہیمؑ اور اُن کے ساتھیوں کا طرزِ عمل بہترین نمونہ ہے۔اُنہوں نے اپنی قوم سے صاف صاف کہا کہ ہم تم سے اُس وقت تک کے لیے اعلانِ بیزاری کرتے ہیں جب تک تم اللہ پر خالص توحید کے ساتھ ایمان نہیں لے آتے۔اللہ ہمیں اِس طرزِ عمل کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

رکوع ۲ ...... آیات ۷ تا ۱۳

خواتین کی بیعت

اِس رکوع میں اجازت دی گئی کہ ایسے کافر جو اسلام یا مسلمانوں کے خلاف کسی سازش یا مہم میں شریک نہ ہوں، اُن سے حسنِ سلوک اور برابری کی بنیاد پر تعلقات رکھے جاسکتے ہیں۔ایسے عناصر سے ہرگز دوستی نہ کی جائے جو اسلام یا مسلمانوں کے خلاف سازشوں اور مہمات میں شریک ہوتے ہیں۔مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان نکاح کا معاملہ بھی جائز نہیں۔مسلمان عورت کا مشرک شوہر سے نکاح ٹوٹ چکا ہے۔اِسی طرح مسلمان مرد کو چاہیے کہ وہ مشرک بیوی کو آزاد کردے۔نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ مومن خواتین سے اِس عہد پر بیعت لیں کہ وہ شرک، چوری، زنا، اپنی اولادوں کو قتل اور بدکاری کی تہمت لگانے کا جرم نہیں کریں گی۔معروف معاملات میں آپ ﷺ کی نافرمانی نہ کریں گی۔آپ ﷺ نے مردوں اور خواتین دونوں سے بیعت لی تاکہ امت کے لیے جماعت سازی کے حوالے سے ایک مسنون اساس فراہم ہو جائے۔

سورۂ صف

جہاد و قتال فی سبیل اللہ کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۹

غلبۂ دین کی جدوجہد کے لیے سب کچھ لگا دو

پہلے رکوع میں اہلِ ایمان کو جھنجھوڑا گیا کہ تم کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ یہ روش اللہ کو بیزار کرنے والی ہے۔ تمہارا یہ دعویٰ تمہیں کافروں سے جدا کرتا ہے کہ محمدٌ رسولُ اللّٰہ (حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں) حضرت محمد ﷺ تو دنیا میں اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لیے کٹھن جدوجہد کرتے رہے اور تم نے محض تسبیح وتحمید ہی کو اعلیٰ نیکی سمجھ رکھا ہے۔ مسلمانوں سے تو اللہ کو یہ مطلوب ہے کہ وہ اللہ کے دین کے غلبہ کے لیے سب کچھ لگا دیں یہاں تک کہ جان قربان کرنے کے لیے بے چین ہوں۔ غلبۂ دین کی جدوجہد کی ذمہ داری مسلمانوں سے قبل بنی اسرائیل پر عائد کی گئی تھی۔ اُنہوں نے اِس جدوجہد سے اعراض کیا اور پھر اللہ نے اُنہیں نشانِ عبرت بنا دیا۔ اب جب نبی اکرم ﷺ اُنہیں اِس مشن کی طرف دعوت دے رہے ہیں تو وہ سازشوں کے ذریعہ غلبۂ دین کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں۔ اللہ اُن کے ناپاک عزائم خاک میں ملا دے گا۔ نبی اکرم ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آئے۔ آپ ﷺ کی رحمت کا ایک مظہر یہ تھا کہ آپ ﷺ نے ظالم بادشاہوں اور دنیا دار مذہبی رہنماؤں کے جبر واستحصال سے انسانوں کو آزاد کرایا اور اللہ کا دیا ہوا عادلانہ دین غالب کر دیا۔ یہ مشن آج بھی زندہ ہے اور اِسے پورے عالم میں شرمندۂ تعبیر کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۰ تا ۱۴

جہنم کے دردناک عذاب سے بچنے کا راستہ

ہر انسان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے آخرت میں جہنم کے دردناک عذاب سے بچنا۔ اِس رکوع میں رہنمائی دی گئی کہ آخرت میں دردناک عذاب سے بچنے کے لیے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر دل کی گہرائیوں سے ایمان لاؤ اور اللہ کے دین کے غلبہ کے لیے مال اور جان سے جہاد کرو۔ اللہ تمہاری خطائیں معاف کر دے گا اور تمہیں روزِ قیامت جنت کے رہنے والے باغات میں پاکیزہ محل عطا فرمائے گا۔ خلوص سے غلبۂ دین کی جدوجہد کرنے والوں کی کاوشوں کو دنیا میں بھی بارآور کرے گا اور غلبۂ دین کی منزل حاصل ہوگی۔ جو سعادت مند اللہ کے دین کے لیے جدوجہد کریں گے اللہ اُنہیں اپنا مددگار ہونے کے اعزاز سے نوازے گا۔

سورۂ جمعہ

حکمت و احکاماتِ جمعہ

رکوع۱ ...... آیات ۱ تا ۸

تربیت کا نبوی طریقِ کار بذریعۂ قرآن

پہلے رکوع میں نبی اکرم ﷺ کا اساسی طریقِ کار بیان ہوا جس کے ذریعہ آپ ﷺ نے وہ حزب اللہ تیار کی جس نے آپ ﷺ کا ساتھ دے کر محض ۲۱ برس کے عرصہ میں دینِ حق کو غالب کر دیا۔ آپ ﷺ نے تلاوتِ آیات سے لوگوں کو متوجہ کیا، جو متوجہ ہوئے اُن کے دلوں میں قرآن اتار کر اُن کا تزکیہ کیا۔ جب اُن میں اللہ کی محبت اور فکرِ آخرت پیدا ہوئی تو اُنہیں اللہ کے احکامات سکھائے۔ بعدازاں احکامات کی حکمت سکھا کر اُنہیں دین کے لیے ہر قربانی دینے کی خاطر ثابت قدم کر دیا۔ آج ہمیں بھی غلبۂ دین کے لیے اِسی طریقِ کار کو اختیار کرنا ہوگا۔ ہم سے پہلے یہود پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی تھی کہ وہ توریت پر عمل، اُس کے احکامات کی تبلیغ اور نفاذ کے لیے جدوجہد کریں۔ یہود نے دنیاداری کو ترجیح دی اور توریت کے حوالے سے ذمہ داریوں کو پسِ پشت ڈال دیا۔ اللہ کے نزدیک اُن کی مثال اُس گدھے کی سی ہے جس پر کتابوں کا بوجھ لدا ہوا ہو۔ بدقسمتی سے آج یہی جرم ہم مسلمانوں کا قرآن کے حوالے سے ہے۔ اللہ ہمیں قرآنِ حکیم کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رکوع۲ ...... آیات ۹ تا ۱۱

جمعہ کی پہلی اذان کے بعد کاروبار کرنے کی ممانعت

دوسرے رکوع میں حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن جب اجتماعِ جمعہ کے لیے اذان دی جائے تو ہر قسم کا کاروبار روک دو اور تیزی کے ساتھ خطبۂ جمعہ سننے کے لیے جامع مسجد کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ اللہ کے حکم پر عمل سے جو اجر ملے گا وہ کاروبار کے فوائد سے بہتر ہے۔ جید علماء کا فتویٰ ہے کہ جمعہ کے روز پہلی اذان سے لے کر نمازِ جمعہ کے اختتام تک کاروبار کرنا حرام ہے۔ ہاں جب نماز ختم ہو جائے تو تم دوبارہ کاروبار کر سکتے ہو اور اِس دوران بھی اللہ کو کثرت سے یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

سورۂ منافقون

منافقت کی حقیقت کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۸

مرضِ نفاق کے مدارج اور ہلاکت خیزی

پہلے رکوع میں مرضِ نفاق کے چار مدارج بیان کیے گئے۔ دینی تقاضوں کی ادائیگی سے گریز کے لیے جھوٹے بہانے کرنا۔ بہانوں میں وزن پیدا کرنے کے لیے جھوٹی قسمیں کھانا۔ دوسروں کو مال و جان کی قربانی دینے سے روکنا۔ دین کے لیے قربانیاں دینے والوں سے دشمنی کرنا۔ دشمنی کی شدت یہ ہے کہ ایک موقع پر منافقین نے کہا کہ ہم عزت والے مدینہ سے (معاذ اللہ) ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ جواب دیا گیا کہ عزت اللہ، اُس کے رسول ﷺ اور مومنوں کے لیے ہے جبکہ ذلت ورسوائی منافقین ہی کے حصہ میں آنے والی ہے۔ مرضِ نفاق کی ہلاکت خیزی یہ ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ بھی اُن کے لیے دعائے استغفار کریں تب بھی اللہ منافقین کی بخشش نہیں فرمائے گا۔

رکوع ۲ ...... آیات ۹ تا ۱۱

منافقت کا سبب، حفاظتی تدبیر اور علاج

منافقت کا سبب ہے مال اور اولاد کی ایسی محبت جو انسان کو اللہ کے احکامات سے غافل کر دے۔ حفاظتی تدبیر یہ ہے کہ انسان ہر وقت اللہ اور اُس کے احکامات کو یاد رکھے اور اپنا جائزہ لیتا رہے کہ کہیں اللہ کی اطاعت میں کمی تو نہیں آ رہی۔ اِس مرض کا علاج یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ انسان اِس معاملہ میں تاخیر کرے اور جب موت کا فرشتہ آ جائے تو التجا کرے کہ اے اللہ! مجھے تھوڑی سی مہلت دے تاکہ میں نیک بن جاؤں اور تیری راہ میں مال لگاؤں۔ موت کا عالم طاری ہونے کے بعد ایسی التجا قبول نہیں کی جائے گی۔ اللہ ہمیں موت کا وقت آنے سے پہلے پہلے اپنے دین کے لیے مال اور جان لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ تغابن

ایمان کی حقیقت کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۰

ہار اور جیت کا اصل دن

پہلے رکوع میں توحید، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔ ارشاد ہوا کہ اللہ نے دنیا انسانوں کے استفادہ کے لیے بنائی ہے اور اللہ انسانوں کو آخرت میں جوابدہی کے لیے جمع فرمائے گا۔ ماضی میں جب یہ حقیقت رسولوں نے قوموں کو بتائی تو قوموں نے رسولوں کی دعوت یہ اعتراض کر کے جھٹلائی کہ تم ہماری طرح کے انسان ہو۔ اللہ نے اُن قوموں کو ذلت آمیز سزا دے کر عبرت بنا دیا۔ اُن قوموں کے لیے بڑے عذاب کا فیصلہ روزِ قیامت ہوگا۔ وہی روز دراصل ہار اور جیت کا دن ہے۔ ایمان لا کر اچھے عمل کرنے والے اُس روز کامیاب ہوں گے اور ہمیشہ ہمیش کی جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ اِس کے برعکس ایمان نہ لانے والے اُس روز ناکام قرار پائیں گے اور جہنم کی ابدی سزا کا سامنا کریں گے۔

رکوع ۲ ...... آیات ۱۱ تا ۱۸

ایمان کے فکر و عمل پر اثرات

دوسرے رکوع میں انسان کے فکر اور طرزِ عمل پر ایمان کے اثرات کا بیان ہے۔ بندہ مومن وارد ہونے والے حالات کو منجانب اللہ سمجھتا ہے اور اللہ کے ہر فیصلہ پر راضی رہتا ہے۔ اُس کے اعمال اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اُس کا بھروسہ اپنی تدبیروں پر نہیں بلکہ اللہ کی قدرت پر ہوتا ہے۔ وہ بیوی اور اولاد کے تعلق سے انتہائی محتاط ہوتا ہے۔ خود کو اللہ کی نافرمانی سے بچاتا ہے اور ایک خوشگوار ماحول پیدا کر کے بیوی اور اولاد کو بھی دین کی طرف لانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ مال اور اولاد کو سرمایہ نہیں بلکہ ایک ایسی امانت سمجھتا ہے جس کے بارے میں اُسے اللہ کے ہاں جوابدہی کرنی ہے۔ اِن کی خاطر ایسا کام نہیں کرتا جو اللہ کو ناراض کر دے۔ آخر میں حکم دیا گیا کہ اللہ کی نافرمانی سے امکانی حد تک بچو۔ صاحبِ امر کے ہر ایسے حکم کو سنو اور مانو جو شریعت کے خلاف نہ ہو۔ اپنی آخرت سنوارنے کے لیے بھلائی کے کاموں میں مال خرچ کرو۔ اللہ کے دین کی تبلیغ اور غلبہ کے لیے مال خرچ کرو۔ یہ مال اللہ کے ذمہ قرض ہے جو وہ تمہیں بڑھا چڑھا کر لوٹائے گا اور تمہارے گناہوں کو بھی معاف فرما دے گا۔

سورۂ طلاق

طلاق کے حوالے سے ہدایات کا بیان

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۷

تقویٰ کے انعامات

پہلے رکوع میں طلاق اور عدت کے احکامات اور اِس کے ساتھ ساتھ تقویٰ کے انعامات کا بیان ہے۔ گھر کے جملہ معاملات کی اصل روح تقویٰ یعنی خدا خوفی اور آخرت میں جوابدہی کا احساس ہے۔ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے، اللہ اُس کے لیے مشکلات میں آسانی کی راہ نکال دیتا ہے۔ اُسے وہاں سے رزق اور نعمتیں دیتا ہے جہاں سے گمان تک نہ ہو۔ اُس کے لیے آسانیاں پیدا فرما دیتا ہے۔ نہ صرف اُس کی خطائیں معاف فرما دیتا ہے بلکہ اُسے شاندار اجر سے نوازتا ہے۔

رکوع ۲...... آیات ۸ تا ۱۲

نافرمانوں کا برا انجام

ماضی میں سرکش قوموں کی اللہ نے شدید پکڑ کی اور آخرت میں بھی اُنہیں بدترین عذاب دیا جائے گا۔ خیر اِسی میں ہے کہ ہر معاملے میں اللہ کی نافرمانی سے بچا جائے۔ خاص طور پر خاندانی معاملات (جن کے بارے میں تفصیلی ہدایات نازل ہوئی ہیں) میں اللہ کی اطاعت کا خاص خیال رکھا جائے۔ ہم اہلِ پاکستان کی اِس حوالے سے بہت بڑی محرومی ہے۔ پاکستان کے قیام سے پہلے ہمارے عائلی قوانین شریعت کے مطابق تھے۔ ہندوستان میں آج بھی ایسا ہی ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان میں ۱۹۶۲ میں اِن قوانین کو تبدیل کر کے غیر اسلامی بنا دیا گیا۔ ہم پر اللہ کے عذابوں کا تسلسل اِسی نافرمانی کی سزا ہے۔ مزید ارشاد ہوا کہ ہدایت آیاتِ قرآنی اور سنتِ رسول ﷺ کا مجموعہ ہے۔ ہم ہدایتِ قرآنی کو سمجھنے کے لیے ارشادات وسنتِ رسول ﷺ کے محتاج ہیں۔

سورۂ تحریم

خاندانی زندگی کے بارے میں ہدایات

رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۷

شوہر، بیوی اور سربراہِ خاندان کے لیے ہدایات

پہلے رکوع میں شوہر، بیوی اور سربراہِ خاندان کو خاندانی زندگی کے حوالے سے ہدایات دی گئی ہیں۔ شوہر کو تلقین کی گئی کہ وہ بیوی کی محبت میں اتنا نہ مغلوب ہو کہ اُسے خوش کرنے کے لیے شریعت کے احکامات ہی کا پاس نہ کرے۔ بیوی کو نصیحت کی گئی کہ وہ اپنے شوہر کے رازوں کی حفاظت کرے اور خاندان کے نظام کو ایک اچھے ماحول میں قائم رکھنے کے لیے اُس کی اطاعت کرے۔ سربراہِ خاندان کی ذمہ داری ہے کہ جہاں وہ اپنے خاندان کی مادی ضروریات پوری کرنے کا اہتمام کرے وہیں اُن کی اخلاقی و روحانی تربیت کر کے اُنہیں جہنم کی آگ سے بچانے کی بھی کوشش کرے۔ سب سے پہلے خود عمل کر کے اپنی ذات کو ایک نمونہ بنائے۔ اِس کے ساتھ ساتھ گھر والوں کو اُن جرائم سے بچنے کی تلقین کرے جو جہنم کی آگ میں لے جانے والے ہیں۔

رکوع ۲ ...... آیات ۸ تا ۱۲

اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو سچی توبہ!

اِس رکوع میں مومنوں کو تلقین کی گئی کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں گناہوں سے توبہ کریں، بالکل خالص توبہ۔ خالص توبہ یہ ہے کہ گناہوں پر سچی ندامت ہو۔ عہد کیا جائے کہ آئندہ گناہوں کا ارتکاب نہیں کیا جائے گا۔ گناہوں کو چھوڑ کر توبہ کی سچائی کا ثبوت دیا جائے۔ اگر کسی کا حق مارا ہے تو لوٹا دیا جائے یا اُس سے معاف کرا لیا جائے اور اگر کسی کے ساتھ زیادتی کی ہے تو اُس کی معافی حاصل کی جائے۔ اپنی جان کو اللہ کی بندگی میں ایسے کھپا دیا جائے جیسے کہ اُس نے گناہوں میں ملوث ہو کر خوب لذت حاصل کی تھی۔ مزید ارشاد ہوا کہ دنیا میں خاندان کا نظام خوشگوار ماحول میں قائم رکھنے کے لیے بیوی کو شوہر کے تابع کیا گیا ہے۔ البتہ روزِ قیامت بیوی شوہر کے تابع نہ ہوگی۔ وہ زیادہ خیر کے کام کر کے شوہر سے آگے نکل سکتی ہے۔ گویا اخلاقی لحاظ سے عورت کا علیحدہ تشخص ہے۔ مثلاً حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ جنتی ہیں جبکہ اُن دونوں کی بیویاں جہنمی۔ فرعون بد بخت جہنم میں ہوگا اور اُس کی بیوی حضرت آسیہ سلامُ علیہا جنت میں۔ حضرت مریم سلامُ علیہا اور اُن کے سرپرست حضرت زکریاؑ، حضرت محمد ﷺ اور ازواجِ مطہراتؓ یہ سب جنت میں ہوں گے۔